

## 13496-نماز میں تاخیر اور نماز کا وقت نکل جانے میں فرق

سوال

صحیح مسلم میں ہے کہ :

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز میں تاخیر کرنے والے آئمہ سے لڑائی کرنے کی اجازت طلب تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "نہیں جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں" چنانچہ ہم نماز میں تاخیر کا معنی کس طرح سمجھ سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

ویسی معاملات اور خاص کر نماز کی سمجھ اور فرم کی حرص رکھنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جدائے خیر عطا فرمائے، ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس عظیم امانت کی پابندی سے ادا نکلی کرنے پر آپ کی معاونت فرمائے یعنی لوگوں کو نمازوں میں امامت کی امانت کی ادا نکلی۔

آپ نے جو کچھ دریافت کیا ہے اس میں چند ایک امور شامل ہیں :

اول :

صحیح مسلم میں جو بیان ہوا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان آئمہ کرام کے خلاف لڑنے اور قتال کرنے کی اجازت طلب کی تھی جو دین میں تبدیلی اور نئی اشیاء مساجد کر لیتے ہیں، اور صحابہ کرام یہ پسند نہیں کرتے تھے، اس میں کوئی شک و شہر نہیں کہ نمازوں وقت پر ادا نہ کرنا اور اس کے وقت سے نماز میں تاخیر کرنا بھی تغیر اور تبدیلی ہے، لیکن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لڑائی کی اجازت نہیں دی جب تک وہ نماز کی پابندی کرتے رہیں۔

صحیح مسلم میں روایت موجود ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ کچھ امام آئینگے جو نمازوں وقت پر ادا نہیں کر سکے بلکہ وقت سے لیٹ کر کے ادا کر سکے، چنانچہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نمازوں وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا اور ان اماموں کے ساتھ ادا کردہ نماز کو نفل بنانے کا کہا، ذیل میں ہم اس کے الفاظ بیان کرتے ہیں :

اول :

وہ احادیث جو تغیر و تبدل کرنے والے آئمہ کرام جو نماز کے پابند ہوں سے لڑائی اور قتال کرنے کی مانعت میں وارد شدہ احادیث ہیں :

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کچھ امراء آئینگے چنانچہ تم کچھ اشیاء کی پہچان کرو گے، اور کچھ کو ناپسند کرو گے، جس نے جان یا وہ گناہ سے بری ہو گیا، اور جس نے انکار اور ناپسند کیا وہ گناہ سے بچ گیا، لیکن جو راضی ہو گیا اور اس کی پیروی کر لی گناہ اس پر ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا : کیا ہم ان سے قتال اور لڑائی نہ کریں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں"۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1854)۔

عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمہارے وہ امام بہتر اور اچھے ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہوں، اور وہ تمہارے لیے رحمت کی دعا کریں، اور تم ان کے لیے دعا کرو، اور بہرے اور شریف امام وہ ہیں جن سے تم بغضہ رکھو، اور وہ تم سے بغضہ رکھیں، اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم تلوار کے ساتھ ان سے نہ لڑیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نہیں جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں، اور جب تم اپنے حکمرانوں میں کوئی بری چیز دیکھو تو اس کے عمل کو براجانو، لیکن تم اس کی اطاعت سے ہاتھ مت کھینچو"

دوم:

وہ احادیث جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ امام جو نماز میں تاخیر کریں اور وقت پر ادا نہ کرتے ہوں، لیکن اس کے باوجود ان کے ساتھ نماز ادا کی جائے، اور ان کے خلاف لڑنے کا حکم نہیں دیا۔

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

"تیری حالت کیا ہو گی جب تجھ پر وہ حکمران ہونگے جو نمازو وقت پر ادا نہیں کرے گے بلکہ اس میں تاخیر کرے گے، یا وہ نماز کو اس کے وقت سے نکال کر ادا کرے گے۔

راوی کہتے ہیں میں کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم وقت پر نماز ادا کریا کرو، اور اگر ان کے ساتھ بھی نماز ادا کریں، کیونکہ یہ تمہارے لیے نفلی نماز ہو گی"

دوم:

اس حدیث میں آئندہ سے مراد حکمران ہیں جیسا کہ ام سلمہ اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے واضح ہے۔

سوم:

یہ سوال کا مقام ہے کہ نمازو وقت سے تاخیر کرنے کا معنی کیا ہے؟

حدیث میں اس سے مقصود یہ ہے کہ اختیاری وقت سے نمازیت کر کے ادا کرنا۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

"بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

"تمہاری حالت اس وقت کیا ہوگی جب تم پر ایسے حکمران ہو گئے جو نمازوں سے تاخیر کر کے ادا کر نیگے، یا نمازوں سے مار دیں گے؟"

راوی کہتے ہیں : میں نے عرض کیا : آپ مجھ کیا حکم دیتے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم نمازوں سے پر ادا کر لینا، اور اگر ان کے ساتھ نمازوں کے ساتھ بھی ادا کر لینا یہ تمہارے لیے نفلی نماز ہوگی"

وقت سے مار دینے کا معنی یہ ہے کہ وہ نمازوں کو لیٹ کر نیگے، اور اسے میت کی طرح کر کے رکھ دیں گے جس کی روح نکل چکی ہو

اور وقت سے تاخیر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ : وہ اختیاری وقت سے لیٹ کر نیگے، نہ کہ سارے وقت سے، کیونکہ متقدیں اور متأخر حکمرانوں سے اختیاری وقت سے تاخیر ہی منتقل ہے، ان میں سے کسی ایک نے بھی سارے وقت سے لیٹ کر کے نمازوں کی، اس لیے اسے اس پر ہی مجموع کیا جائیگا جو فی الواقع ہے۔ اہ

دیکھیں : شرح مسلم للنودی (5/147).

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیت سے نوازے اس سے آپ کے لیے یہ واضح ہوا کہ اقامت نمازوں میں تاخیر کرنے میں فرق پایا جاتا ہے، پنج پچہ احادیث میں تاخیر سے مراد یہ نہیں کہ وہ وقت نکل جانے کے بعد ادا کرتے ہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ اختیاری وقت سے لیٹ کر کے ادا کرتے ہیں۔

مثلاً اگر نماز عصر کو سورج زرد ہونے تک مونر کر دیا جائے، یا پھر نماز مغرب کو سرخی غائب ہونے کے قریب ادا کیا جائے؛ اور عدم اقامت سے مراد یہ ہے کہ : نماز بالکل ادا نہ کی جائے تو اس طرح سب احادیث میں جمیع اور اتفاق پیدا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیت بخشنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔